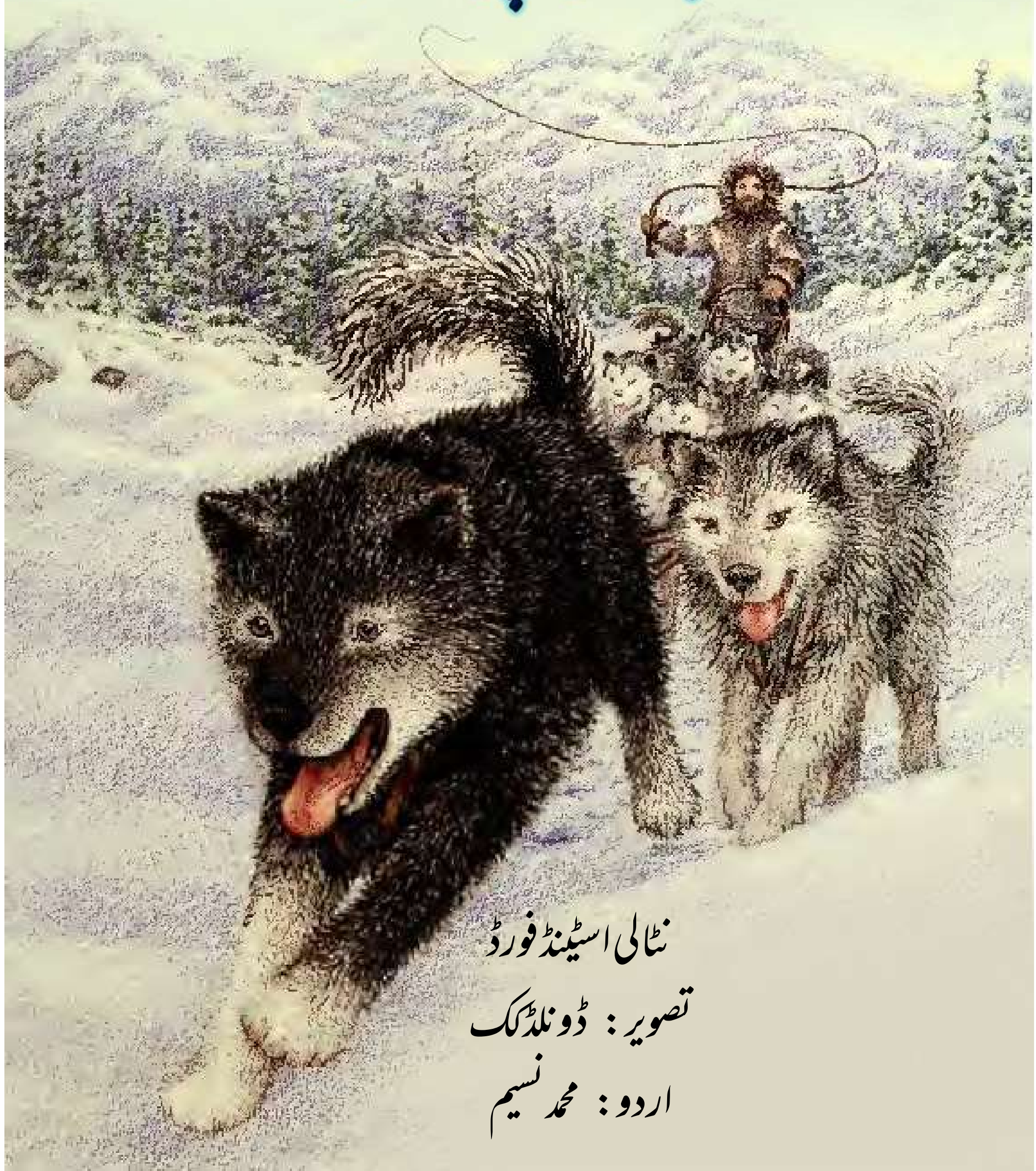
سب سے بہادر کتا

بالٹو کی سچی کہانی



نٹالی اسٹینڈفورڈ

تصویر : ڈونلڈ کک

اردو : محمد نسیم

والدین کے لیے ایک نوٹ

جب آپ کے بچے "پڑھنے کی دنیا میں قدم رکھنے" کے لیے تیار ہوں، تو انہیں صحیح کتابیں دینا—اور بڑی تعداد میں دینا—اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ انہیں کھانے کے لیے صحیح غذا دینا۔ کتابیں دلچسپ کہانیاں اور معلومات پیش کرتی ہیں جنہیں جاندار اور رنگ برنگی تصاویر کے ساتھ تیار کیا گیا ہے، جو پڑھنا سیکھنے کے عمل کو تفریحی، اطمینان بخش اور فائدہ مند بناتی ہیں۔ ان کی قیمتیں اس طرح رکھی گئی ہیں کہ ان کا پورا سیٹ خریدنا بھی آسان اور سستا ہو۔ مزید یہ کہ یہ ابتدائی قارئین کے لیے ایک اہم فرق کے ساتھ لکھی گئی ہیں یعنی یہ چار مختلف لیولز (سطحوں) پر مبنی ہیں۔

Step1 کتابیں: اپنے بہت بڑے حروف (فونٹ) اور انتہائی سادہ الفاظ کے ساتھ، سب سے کم عمر قارئین کے لیے بنائی گئی ہیں۔ Step2 کتابیں: یہ لمبی بھی ہیں اور (پہلے لیول سے) تھوڑی سی مشکل بھی ہیں.Step3. . کتابیں: یہ دوسری جماعت کے درمیانی معیار کے مطابق لکھی گئی ہیں، اور ان بچوں کے لیے ہیں جو پڑھنے کی بہتر مہارتیں حاصل کر چکے ہیں۔ Step4 کتابیں: یہ ان بچوں کے لیے دلچسپ غیر افسانوی حقائق پر مبنی مواد فراہم کرتی ہیں جو پڑھنے میں مہارت حاصل کر رہے ہیں۔



بچے مختلف عمروں میں نشوونما پاتے ہیں۔ کتابیں، پڑھنے کی اپنی چار سطحوں کے ساتھ، اس طرح ڈیزائن کی گئی ہیں کہ بچوں کو تیزی سے اچھا اور پڑھنے میں دلچسپی لینے والا قاری بننے میں مدد ملے۔ چاروں مراحل کے لیے مقرر کردہ تعلیمی درجات (گریڈز)—جیسے اسٹیپ 1 کے لیے پری اسکول سے گریڈ 1 تک، اسٹیپ 2 کے لیے گریڈ 1 سے 3 تک، اسٹیپ 3 کے لیے گریڈ 2 اور 3، اور اسٹیپ 4 کے لیے گریڈ 2 سے 4 تک—صرف رہنمائی کے لیے ہیں۔ کچھ بچے بہت تیزی سے ان چاروں مراحل کو طے کر لیتے ہیں، جبکہ دیگر کو ان مراحل پر آگے بڑھنے میں چند سال کا عرصہ لگتا ہے۔ یہ کتابیں آپ کے بچے کو ایک بہترین انداز میں پڑھنے کی شروعات کرنے میں مدد دیں گی!

سب سے بہادر کتا

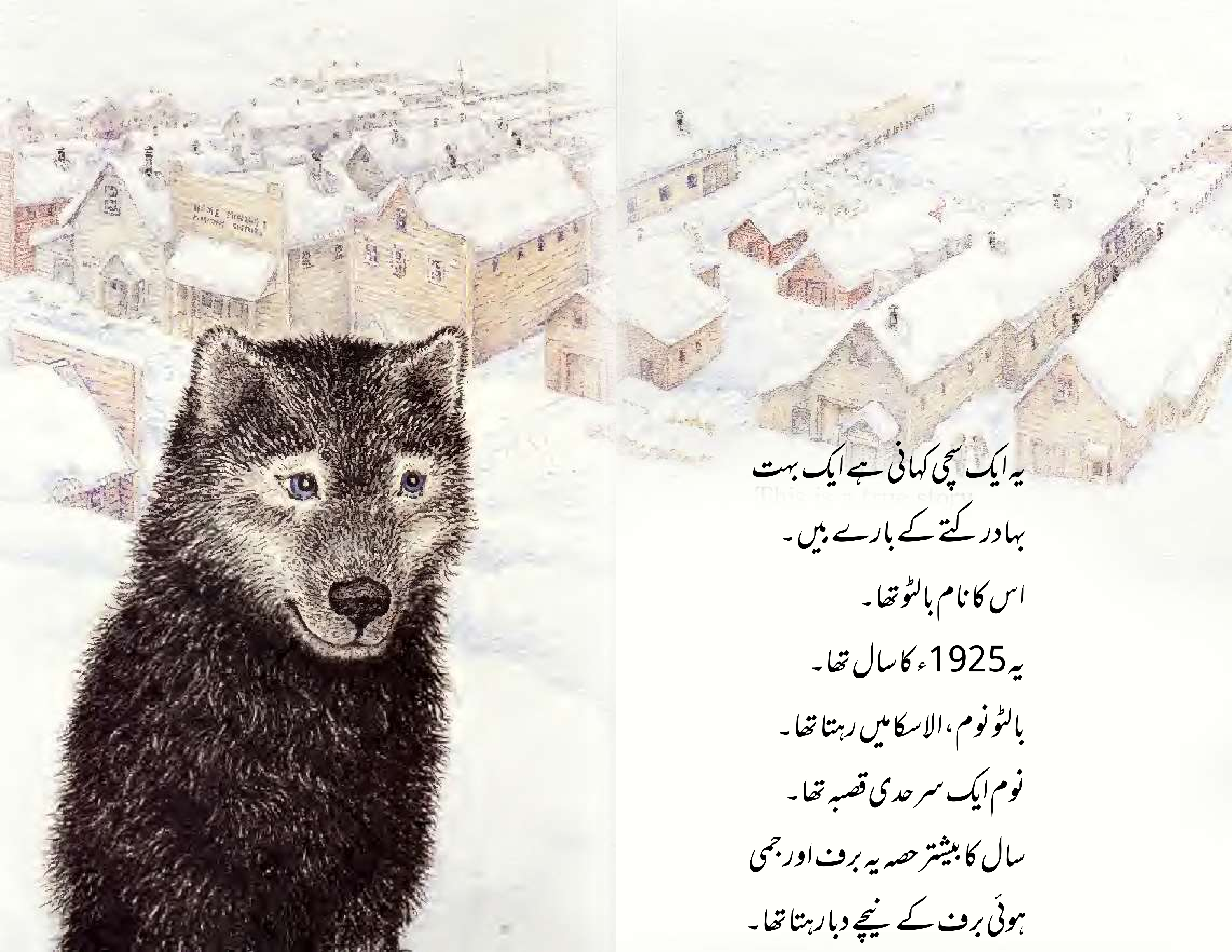
بالٹو کی سچی کہانی

نٹالی اسٹینڈفورڈ

تصویر : ڈونلڈ کک

اردو : محمد نسیم





یہ ایک سچی کہانی ہے ایک بہت
بہادر کتے کے بارے میں۔
اس کا نام بالٹو تھا۔
یہ 1925ء کا سال تھا۔
بالٹو نوم، الاسکا میں رہتا تھا۔
نوم ایک سرحدی قصبہ تھا۔
سال کا بیشتر حصہ یہ برف اور جمی
ہوئی برف کے نیچے دبا رہتا تھا۔

بالٹو برفانی گاڑی کھینچنے والا ایک کتا تھا۔

وہ نوم سے زیادہ دور نہیں، ایک سونا نکالنے
والی کمپنی کے لیے کام کرتا تھا۔

وہ کان کنوں تک کھانا اور اوزار پہنچانے میں مدد
کرتا تھا۔

برفانی گاڑی کھینچنے والے کتے کے لیے یہ ایک
اچھی زندگی تھی۔

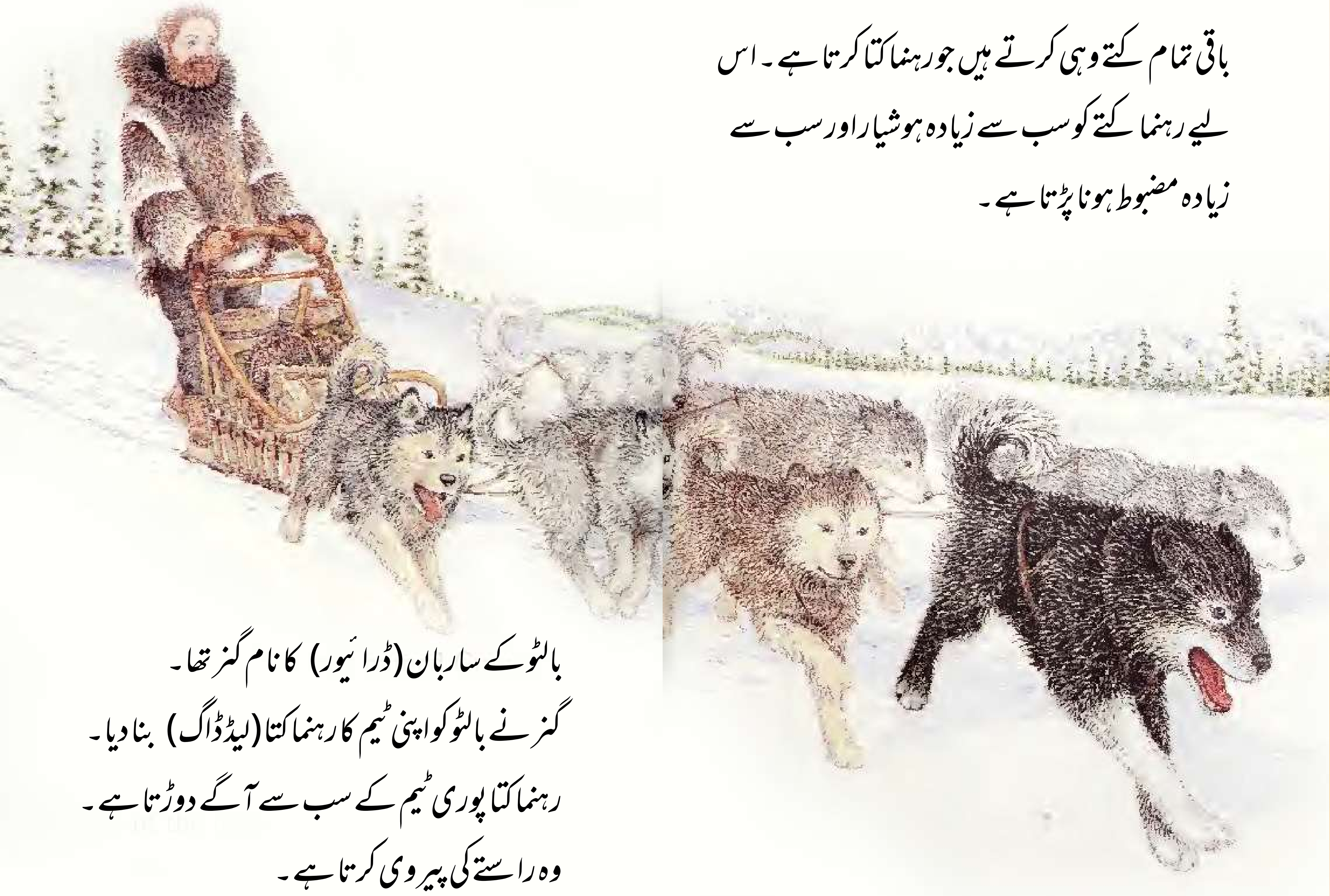


سردیوں میں اس تمام برف اور جمی ہوئی برف میں سے
سفر کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہوتا تھا۔

نہ جہازوں پر، نہ ٹرینوں، کشتیوں یا گاڑیوں پر۔

الاسکا میں سفر کرنے کا واحد طریقہ کتا گاڑی (ڈاگ سلیڈ)
تھا۔

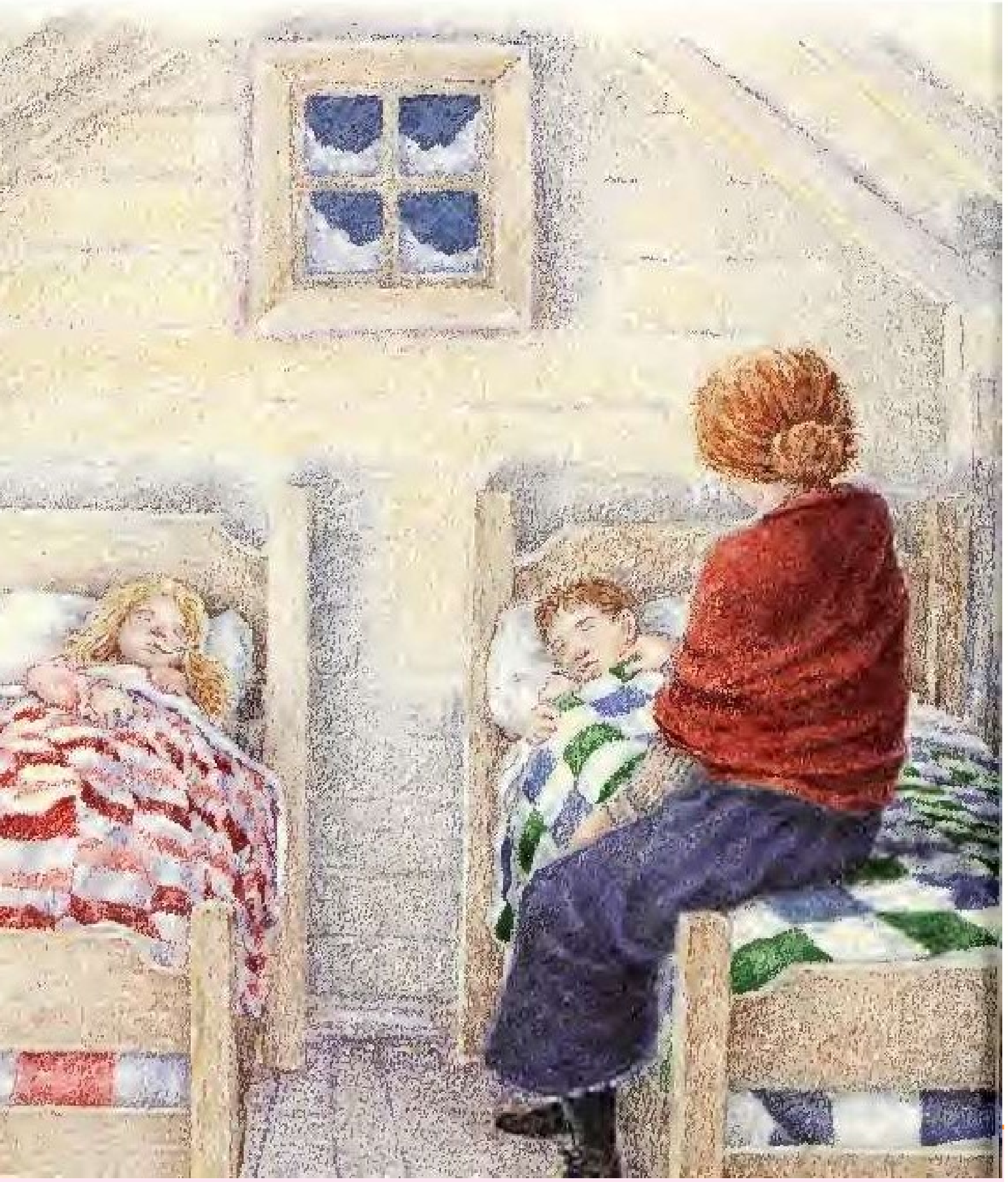




بالٹو کے ساربان (ڈرائیور) کا نام گنز تھا۔
گنز نے بالٹو کو اپنی ٹیم کا رہنما کتا (لیڈ ڈاگ) بنا دیا۔
رہنما کتا پوری ٹیم کے سب سے آگے دوڑتا ہے۔
وہ راستے کی پیروی کرتا ہے۔

باقی تمام کتے وہی کرتے ہیں جو رہنما کتا کرتا ہے۔ اس لیے رہنما کتے کو سب سے زیادہ ہوشیار اور سب سے زیادہ مضبوط ہونا پڑتا ہے۔

سردیوں کے ایک سرد دن،
نوم میں ایک خوفناک واقعہ پیش آیا۔
دو بچے بہت بیمار ہو گئے۔





ان کے والدین نے ڈاکٹر کو بلایا۔
وہ پورے قصبے میں واحد ڈاکٹر تھا۔

جب ڈاکٹر نے بچوں کو دیکھا تو وہ بہت پریشان ہو گیا۔

بچوں کو ایک خوفناک بیماری تھی۔

اسے خناق (ڈپتھیریا) کہا جاتا تھا۔

ڈاکٹر کے پاس وہ دوا نہیں تھی جس کی اسے ضرورت تھی۔

دوا کے بغیر بچے مر جاتے۔

دوا کے بغیر نوم کے بہت سے دوسرے لوگوں کو بھی خناق ہو جاتا اور وہ بھی مر جاتے۔

ڈاکٹر جانتا تھا کہ اسے جلدی سے دوا حاصل کرنی ہو گی۔

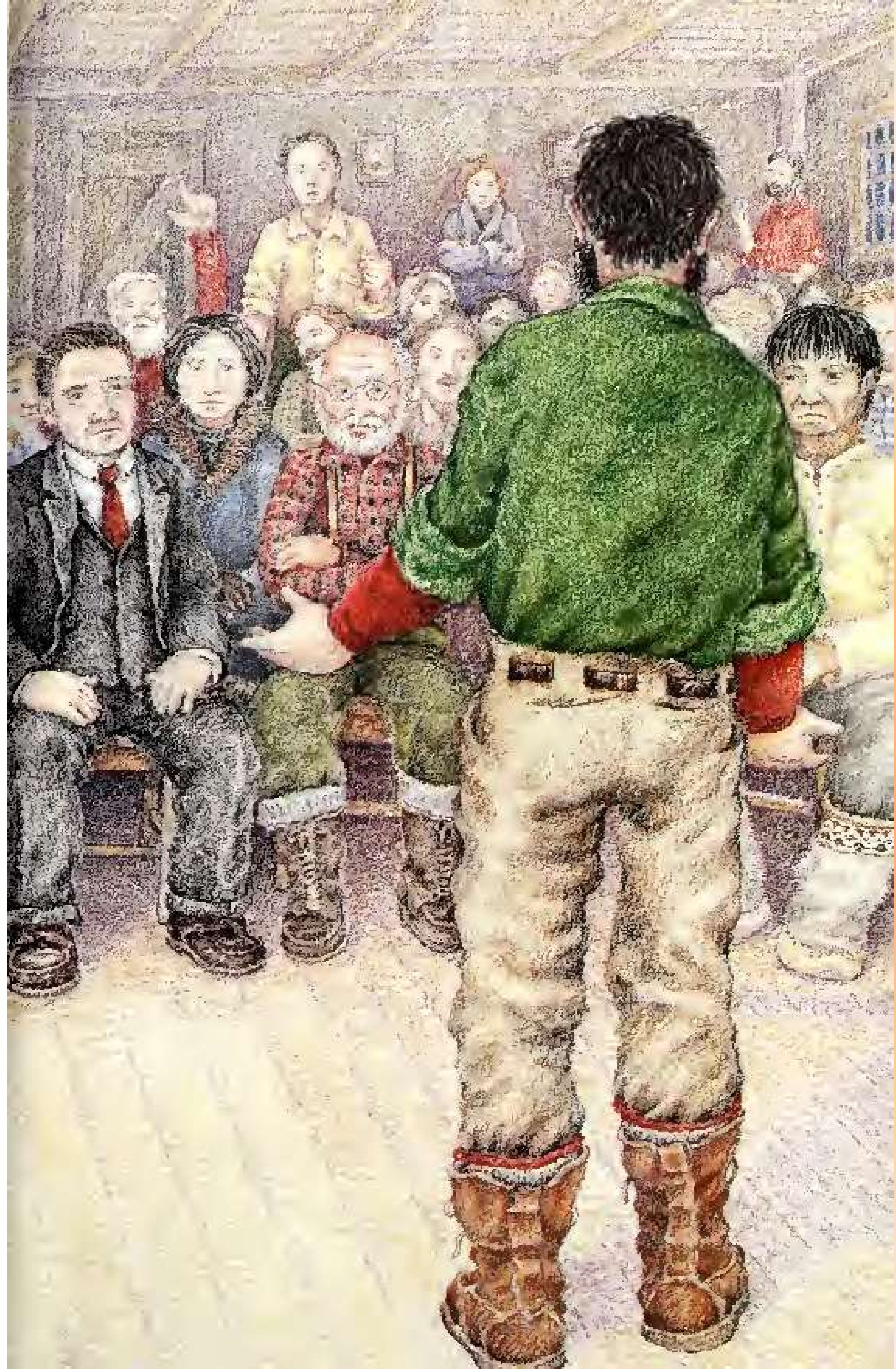




اینکریج (Anchorage)، الاسکا کے
ہسپتال میں وہ دوا موجود تھی۔
لیکن اینکریج وہاں سے 800 میل دور تھا۔
اینکریج کے ڈاکٹروں نے دوا کو ایک ٹرین پر
رکھ دیا۔

لیکن جلد ہی ٹرین گہری برف میں پھنس گئی۔
ٹرین ابھی بھی نوم (Nome) سے 700
میل دور تھی!

نوم کے لوگوں نے ایک میٹنگ بلائی۔
ہر کوئی بہت خوفزدہ تھا۔
ڈاکٹر نے پوچھا، "ہم کیا کرنے جا رہے ہیں؟ ہمیں وہ دوا ہر حال میں لانی ہوگی۔
" آخر کار کسی نے کہا، "کتا گاڑیوں کی ریلے (باری باری چلنے والی دوڑ) کے بارے میں کیا خیال ہے؟
جب کتوں کی ایک ٹیم تھک جائے گی، تو ایک نئی ٹیم آگے جانے کے لیے تیار ہوگی۔
" کمرہ جوش و خروش سے گونج اٹھا۔
دوا لانے کا یہی سب سے تیز طریقہ معلوم ہوتا تھا۔
لیکن ڈاکٹر نے ماتھے پر بل لاتے ہوئے کہا،
"پھر بھی اس میں تقریباً پندرہ دن لگیں گے۔
یہ ایک طویل وقت ہے۔ بہت لمبا وقت۔"





شاید ڈاکٹر ٹھیک کہہ رہا تھا۔
لیکن اس کے علاوہ کوئی دوسرا چارہ نہیں تھا۔
چنانچہ میئر نے ریڈیو پر پیغام دیا۔ انہوں نے کہا،
"برائے مہربانی مدد کریں!
ہمیں اپنے قصبے کو بچانے کے لیے بہترین ساربانوں
(ڈرائیوروں) اور کتوں کی ضرورت ہے"!



گنر نے ریڈیو پر میئر کا پیغام سنا۔
گنر جانتا تھا کہ اس کے پاس کتوں کی بہترین ٹیم
اور بہترین رہنما کتا ہے۔
بالٹو مدد کے لیے ضرور آئے گا۔

27 جنوری 1925ء کو نوم کی طرف دوڑ کا آغاز ہوا۔

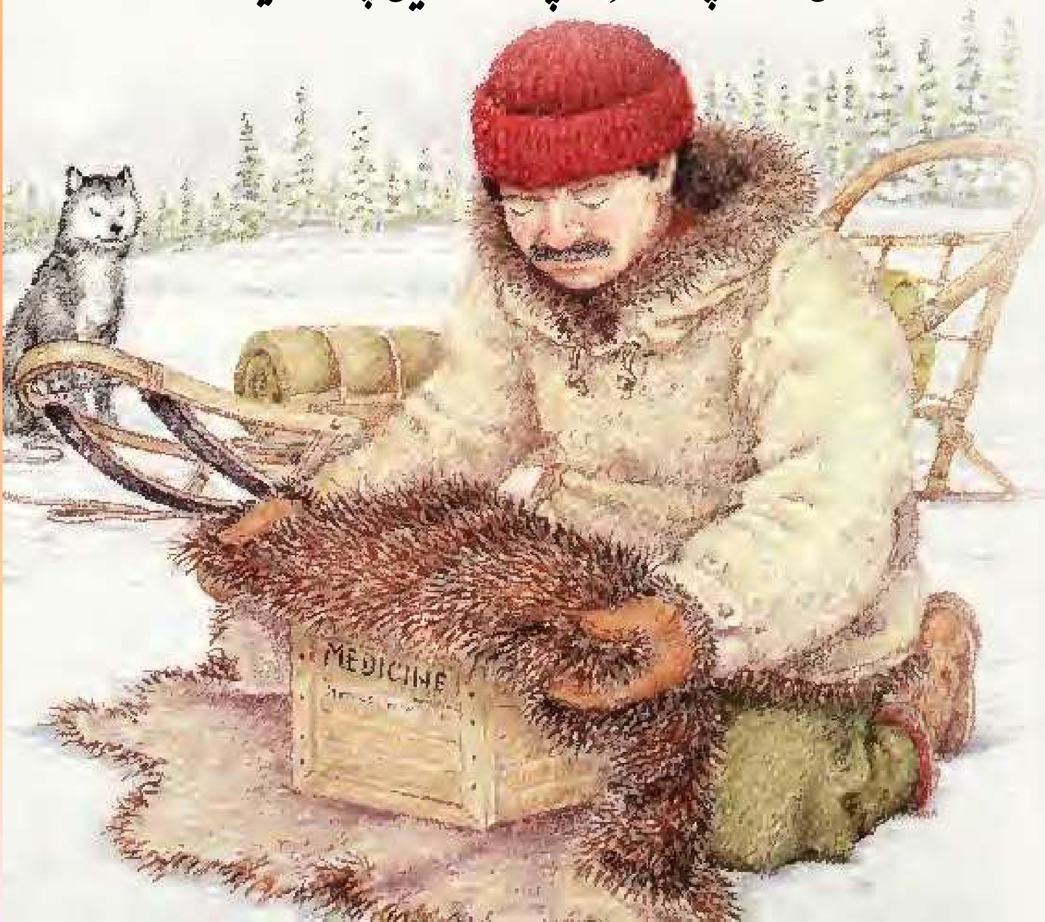
اس ریلے (ریس) میں کتوں کی اکیس (21) ٹیمیں شامل تھیں۔

ہر ٹیم ایک الگ سٹاپ پر انتظار کر رہی تھی۔





پہلے ساربان نے ٹرین سے دوا لی۔
اس نے دوا کو فر (کھال) میں لپیٹ دیا تاکہ وہ
جم نہ جائے۔
پھر اس نے اپنے کتوں کو جتنا تیز ہو سکا
دوسرے سٹاپ کی طرف دوڑایا۔
اس نے اپنا سفر اچھے وقت میں پورا کر لیا۔





لیکن جلد ہی تیز ہوا چلنے لگی۔
ہوا مزید ٹھنڈی ہو گئی۔
ایک شدید برفانی طوفان (بلزارڈ) آ رہا تھا!
یہ اب تک کے بدترین طوفانوں میں سے ایک تھا۔
اس کے باوجود دوڑ جاری رہی۔
کسی نہ کسی طرح کتوں کی ہر ٹیم اگلے سٹاپ تک پہنچنے
میں کامیاب ہو گئی۔



ایک ٹیم میں، دو کتے سردی سے جم کر مر گئے۔
چنانچہ ساربان (ڈرائیور) نے خود کو گاڑی (سلیڈ)
کے ساتھ باندھ لیا۔
اس نے طوفان سے نکلنے کے لیے اپنے باقی
کتوں کی گاڑی کھینچنے میں مدد کی۔



گنزاور بالٹو بلف(Bluff) میں اپنے سٹاپ پر انتظار کر رہے تھے۔

وہ بلف سے پوائنٹ سیفٹی(PointSafety) تک 31 میل کا سفر طے کرنے والے تھے۔

یہ ریس کا سیکنڈ لاسٹ (آخری سے پہلا) حصہ تھا۔

لیکن طوفان نے رفتار سست کر دی تھی۔

گنز دو دن سے انتظار کر رہا تھا۔

وہ سویا نہیں تھا۔ وہ دوا پہنچتے ہی فوراً روانہ ہونے کے لیے تیار رہنا چاہتا تھا۔





آخر کار گنر نے کتوں کے بھونکنے کی آواز سنی۔
دوا یہاں پہنچ چکی تھی!
اس نے دوا کو ایک چھوٹے چولہے اور تھوڑے سے کھانے
کے ساتھ گاڑی پر رکھا۔
پھر اس نے اپنے کتوں کو گاڑی سے جوڑا۔
بالٹو فخر سے سب سے آگے (رہنما کی پوزیشن پر) کھڑا تھا۔

گنر نے اپنا چابک لہرایا۔ "مش"!
(Mush)وہ چلایا۔ اس کا مطلب تھا
"چلو۔" ٹیم برفیلی رات میں دوڑ پڑی۔



شروع میں ٹیم نے اچھے وقت میں سفر کیا۔
لیکن جلد ہی برف کے تودوں نے راستہ روک دیا۔
کتے گردن تک برف میں دھنس گئے۔ وہ ہل نہیں سکتے تھے۔
کچھ گھبرانے لگے، لیکن بالٹو نہیں۔ وہ پر سکون رہا۔
اس سے دوسرے کتوں کو حوصلہ ملا جبکہ گنر نے انہیں برف سے باہر نکالا۔
آخر کار ٹیم ایک بار پھر اپنے راستے پر گامزن ہو گئی۔



پھر ٹیم نے ایک جمی ہوئی ندی کو عبور کیا۔
کتے اور گاڑی برف پر پھسلنے اور لہرانے لگے۔
اوہ، نہیں! گاڑی الٹ گئی۔ گنر نے اسے
دوبارہ سیدھا کیا۔
لیکن دوا غائب تھی!





گنر نے دیوانہ وار دوا کی تلاش میں برف کھودنا
شروع کی۔
تیز برف باری کی وجہ سے وہ کچھ دیکھ نہیں پا رہا
تھا۔
لیکن آخر کار اسے پیکٹ محسوس ہو گیا۔
اس نے اسے واپس گاڑی پر رکھ دیا۔





ٹیم ندی پار کرتی رہی ۔ اچانک بالٹو یکدم رک گیا ۔
گنر نے چلایا، "مش، بالٹو!" لیکن بالٹو اپنی جگہ سے نہ ہلا ۔
پھر گنر نے دیکھا کہ وجہ کیا تھی ۔
برف ٹوٹ رہی تھی! اگر ٹیم ندی میں گر جاتی، تو وہ سب
ڈوب جاتے ۔

بالٹو بالکل صحیح وقت پر رک گیا تھا۔
گنر نے اسے کہا، "ہوشیار کتے!"
پھر اس نے دیکھا کہ بالٹو کے پاؤں گیلے تھے۔
اگر وہ جم جاتے، تو بالٹو پھر کبھی چلنے کے قابل نہ رہتا۔
گنر نے جلدی سے بالٹو کو گاڑی سے الگ کیا۔

وہ کتے کو پاؤڈر جیسی نرم برف کے
ایک ٹکڑے کی طرف لے گیا۔
گنر نے بالٹو کے پنجوں کو اس نرم
برف پر رگڑا۔ جلد ہی وہ خشک ہو گئے۔
بالٹو ایک بار پھر جانے کے لیے تیار تھا۔



بالٹو ٹیم کو ٹوٹتی ہوئی برف کے گرد سے گھما
کر لے گیا۔
آخر کار وہ دوبارہ سخت زمین پر پہنچ گئے۔
کیا وہ اب بھی صحیح راستے پر تھے؟
گنر کو کچھ اندازہ نہیں تھا۔
برف اتنی شدت سے اڑ رہی تھی
کہ گنر کو اپنے ہاتھ بھی دکھائی نہیں دے
رہے تھے۔





لیکن بالٹو پہلے بھی کئی بار اس راستے
پر دوڑ چکا تھا۔
اب سب کچھ اسی کے ہاتھ میں تھا۔

بالآخر طوفان تھم گیا۔
گنز نے بالکل آگے پوائنٹ سیفٹی(Point
Safety) کو دیکھا۔
گنز نے سوچا، "بالٹو نے یہ کر دکھایا!“
وہ آرام دہ آگ کے پاس اپنے ہاتھ گرم کرنے کے
لیے بے تاب تھا۔
لیکن پوائنٹ سیفٹی پر تمام بتیاں گل تھیں۔
کیا اگلا ڈرائیور وہاں موجود تھا؟
گنز نہیں جانتا تھا۔
اور معلوم کرنے کا وقت بھی نہیں تھا۔
چنانچہ گنز اور بالٹو نہیں رکے۔
وہ اس سے پہلے کبھی اتنے تھکے ہوئے نہیں تھے۔
لیکن وہ رات بھر نوم(Nome) کی طرف
دوڑتے رہے۔



یہ صبحِ صادق (طلوعِ سحر) سے ذرا پہلے کا وقت تھا۔

آسمان چمکنے لگا تھا۔

نوم کے قصبے میں ہر کوئی سو رہا تھا۔

گنز اور اس کی ٹیم قصبے میں پہنچ گئی۔

انہوں نے یہ کر دکھایا تھا!

بالٹو اتنا تھک چکا تھا کہ بھونک بھی نہیں سکتا تھا۔

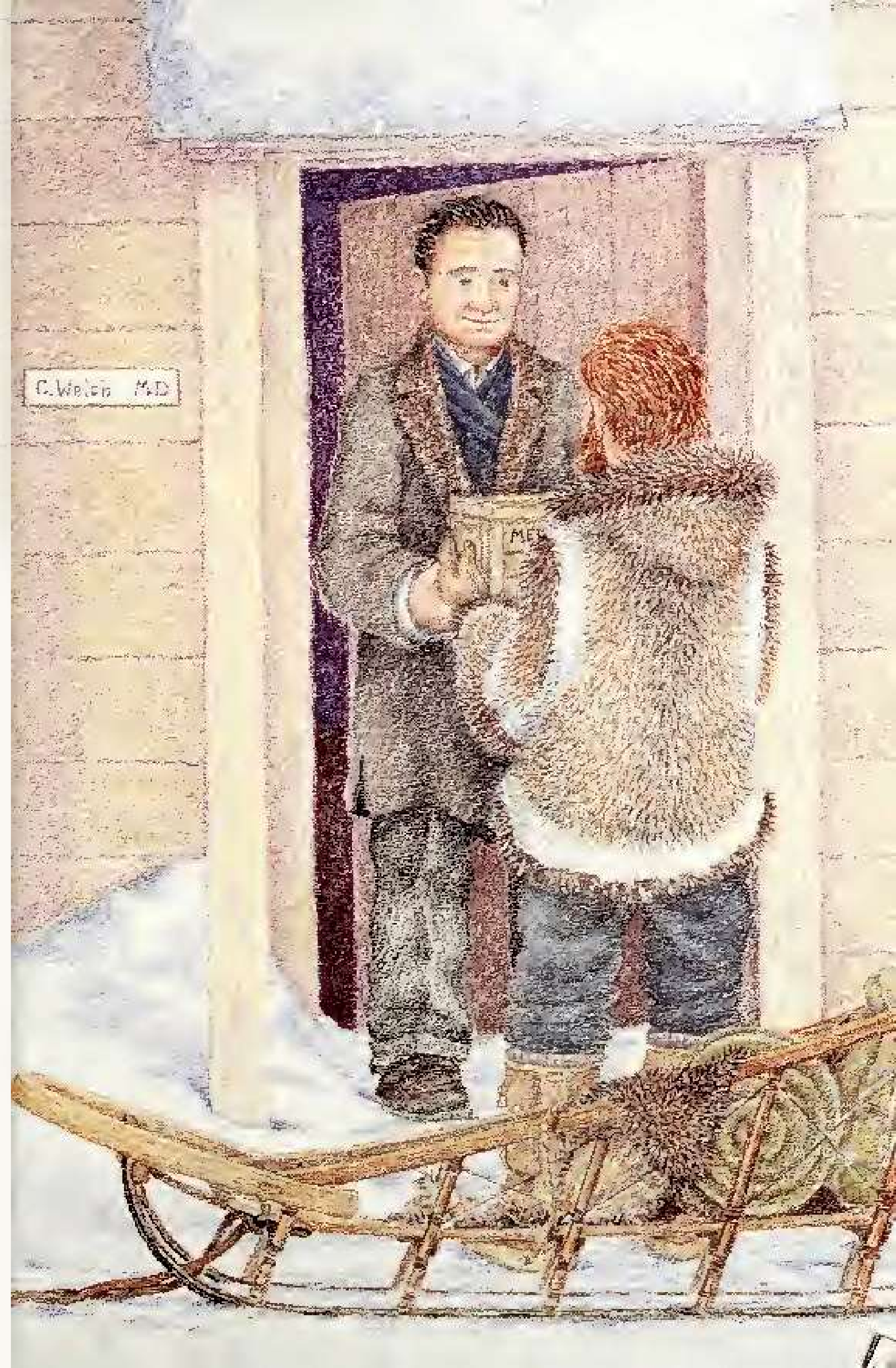
وہ مسلسل 20 گھنٹے سے سفر میں تھے۔

انہوں نے 53 میل کا فاصلہ طے کیا تھا!





گنز دوا لے کر ڈاکٹر کے پاس پہنچا۔
ڈاکٹر حیران رہ گیا۔
اس کا خیال تھا کہ دوا لانے میں 15 دن لگیں گے۔
لیکن گنز نے اسے صرف ساڑھے پانچ دنوں میں پہنچا دیا تھا!
ڈاکٹر نے کہا، "شکریہ، گنز! تم ایک ہیرو ہو!" گنز نے کہا، "ہیرو بالٹو ہے۔
میں اس کے بغیر یہ کبھی نہیں کر سکتا تھا۔"



ڈاکٹر فوراً اپنے کام میں لگ گیا۔ اس نے تمام بیمار لوگوں کو دوا دی۔

چند ہی دنوں میں وہ صحت یاب ہو جاتے۔

نوم (Nome) کا قصبہ بچ گیا تھا۔





پورے امریکہ میں لوگوں نے بالٹو کی تعریفیں کیں۔ انہوں نے اخبارات میں اس کی بہادری کے بارے میں پڑھا۔

بالٹو دنیا کا سب سے مشہور کتا بن گیا تھا۔

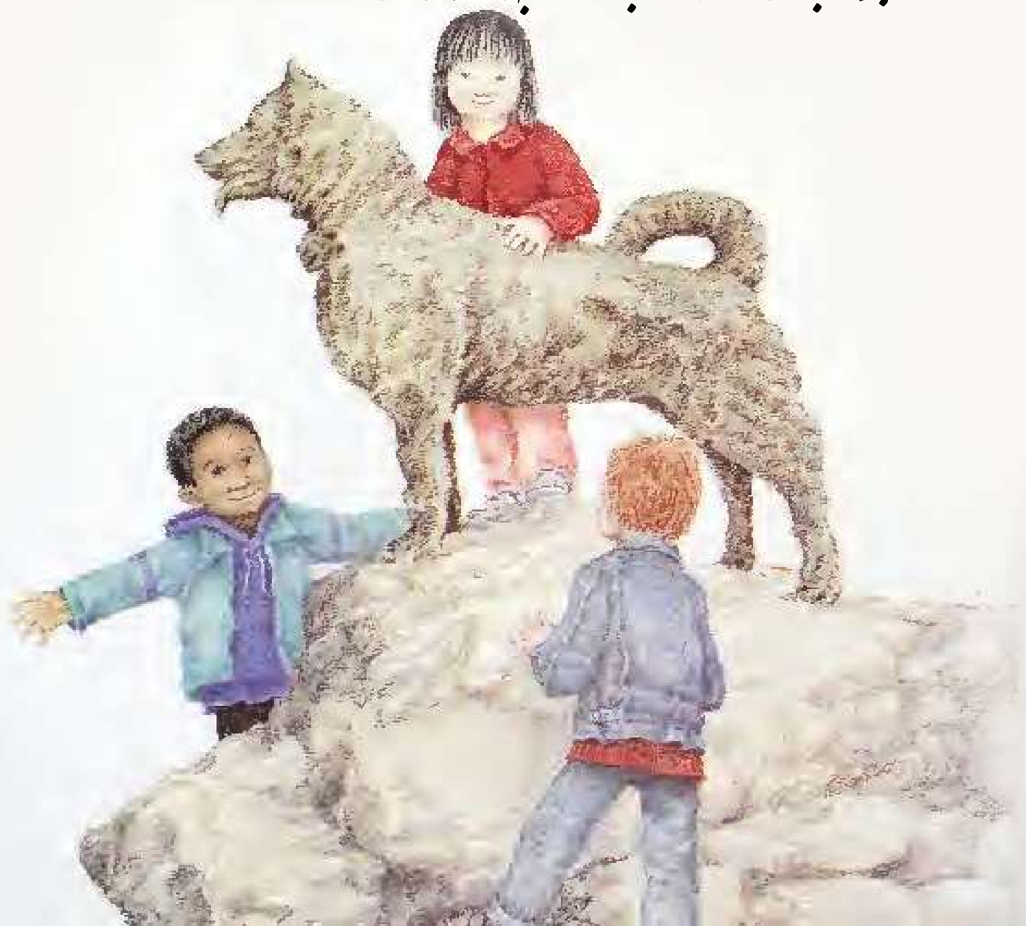
ایک سال بعد نیویارک شہر کے لوگوں نے بالٹو کا ایک مجسمہ نصب کیا۔

یہ آج بھی سینٹرل پارک میں کھڑا ہے۔

بہت سے بچے اس مجسمے کے پاس کھیلتے ہیں۔

وہ بالٹو کو یاد کرتے ہیں،

جو اب تک کا سب سے بہادر کتا تھا!



خاتمہ